مسلمانوں کیلئے غیر قوموں سے ایک سبق

(مولانا محمد عبدالبصیر عتیقی آزاد سیوہاروی)

خداوند جل علا نے سنہ ۶۱۰ء میں اپنے نبی امی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کتاب (قرآن مجید) دیکر بھیجا کہ جن و انس کو علی الاعلان بشارت دو کہ یہ وہ کلام حق عطا کیا گیا ہے جسکیلئے تم ایک زمانہ سے منتظر تھے اور جو قیامت تک کیلئے تمہاری دین و دنیاوی رشد و ہدایت کیلئے واحد دستاویز ہے۔

چنانچہ اس کے نزول کے بعد سب ہی نے تو اپنا سر اس کی سامنے جھکایا اور مسلمان بھی جبتک اس کتاب کو مضبوطی کیساتھ پکڑے رہے ان کی روحانی و جسمانی تمدنی و معاشرتی مذہبی و سیاسی الغرض دینی و دنیاوی ہر طرح کی بھلائی میں کسیطرح کا بھی تو فرق نہ ہوا لیکن جب سے انہوں نے اس کتاب کو چھوڑا، اس کو پس پشت ڈالا، اسکے ساتھ بے اعتنائی کی، اسی تاریک زمانہ سے ہمہ قسم کے آلام و مصائب میں گرفتار ہو گئے اور اب صرف ڈھیچر باقی رہگیا ہے کیونکہ انکی قومی و ملی روح جو قرآنی احکامات پر عمل کرنیکی وجہ سے قائم تھی فنا ہو چکی ہے اور یاد رہے کہ جبتک یہ پھر اس فرمان الٰہی کے عام اعمال کیلئے مستعد نہ ہونگے اسوقت تک یہی حال رہیگا اور جو کچھ انکو چھوڑ کر کیا جا رہا ہے یا آئندہ بھی کیا جاتا رہیگا رائیگاں جائیگا کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے تو اپنی کتاب مقدس کو اس کے لئے مختص فرمایا ہے پھر اسکو چھوڑ کر یہ کیونکر دین و دنیا کے برکات حاصل کر سکتے ہیں۔

پس غفلت شعار مسلمانوں کیلئے وقت آ چکا ہے کہ وہ کتاب اللہ کی پکار کو سنیں اور اسکو کلیجے سے لگا کر آگے بڑھیں۔

اے غافل مسلمانو! غور کرو کہ وہ قرآن مجید فرقان حمید جسکی تعلیم سے تمہارے مدارس یکسر خالی ہیں اور تمہارے اہل و عیال بیگانہ ہیں اسی کتاب کی تعلیم کو اغیار اپنے لئے لازمی اور ضروری خیال کرتے ہیں کیونکہ معلوم کر چکے ہیں کہ جمیع علوم و معارف سے اعلیٰ و ارفع قرآنی علوم و معارف ہیں۔ اے غافل مسلمانو! آؤ کہ جس قرآن کو تم نے چھوڑ رکھا ہے غیر قوموں کے بڑے بڑے افراد اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

۱۔ یقیناً ایسی کتاب جیسی کہ قرآن کریم ہے۔ اس امر کی مستحق ہے کہ مغرب کے گوشے گوشے میں پڑھی جائے۔ سر اڈورڈ ڈینیسن راس۔ ایس۔ آئی۔

۲۔ ان مدرسوں میں اگر صرف قرآن پڑھایا جاتا ہے تو وہ بھی ترقی کا کچھ کم ذریعہ نہیں ہے کیونکہ وہ زیادہ ترقی کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ

۳۔ فلسطین میں سرکاری مدرسین کی کانفرنس اس غرض سے منعقد کی گئی تھی کہ فلسطین کے مدارس کا نظام نصاب تعلیم مقرر کیا جائے۔ اس کانفرنس میں استاد امین صداوی جو کہ مسیحی ہیں اور اوریانہ کے مدرسہ ثانویہ کے مدرس اعلیٰ ہیں انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ سرکاری مدرسوں کے اعلیٰ درجوں میں قرآن کی تعلیم لازمی قرار دی جائے تاکہ عیسائیوں کی آئندہ نسل قرآنی بلاغت سے محروم نہ رہے۔ ان کی زبان درست ہو اور ملکۂ زبان حاصل ہو۔

(منقول از رسالہ معارف اعظم گڑھ ۶ ع ۲ دسمبر ۱۹۲۴ء)

اے غافل مسلمانو! جس کتاب مقدس سے تم نے نئی روشنی سے مرعوب ہو کر منہ موڑ لیا ہے۔ اسی نئی روشنی کے اکابرین کے پیرو بننے پر تم کو ناز ہے اسی کتاب میں تمدن و اخلاق معاشرت و سیاست وغیرہ کے مسائل کو تلاش کرتے ہیں اور اس ہی کے قوانین کے اجراء کے متمنی نظر آتے ہیں۔ کاش تم ان ہی سے سبق حاصل کرو۔

۱۔ قرآن عقائد و اخلاق اور نیز ان پر مبنی قوانین کا ایک مکمل ضابطہ پیش کرتا ہے اس میں ایک وسیع جمہوریہ کے تمام آئین و اصول کیلئے رشد و ہدایت کیلئے انصاف و عدالت کیلئے فوجی تعلیم و تربیت کیلئے، مالیات کیلئے، غرباء کے متعلق نہایت محتاط قانون سازی کیلئے بنیادیں رکھی گئی ہیں لیکن ان تمام کا سنگِ بنیاد ذات باری (تعالیٰ) کا اعتقاد ہے جس کے قبضۂ قدرت میں انسانوں کی قسمتوں کی باگ ہے۔ (ازلف کرنل)

۲۔ اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے۔ جو تمدن کا جھنڈا اڑاتا ہے۔ جو تعلیم دیتا ہے کہ

انسان جو نہ جانتا ہو اُس کو سکھے، جو بتاتا ہے کہ صاف کپڑے پہنو اور صفائی سے
رہو۔ جو حکم دیتا ہے کہ استقلال و عزت نفس لازمی فرض ہے۔ (ڈاکٹر کینین ایزک ٹیلر)

۳۔ قرآن کریم مسلمانوں کو اغیر مسلموں سے روا داری کا برتاؤ کرنا سکھاتا ہے دنیا
کے تمام بڑے سے بڑے مذاہب کم و بیش ایثار علی النفس کی تعلیم دیتے ہیں مگر اسلام
اس بارے میں سب سے آگے ہے بنی نوع انسان کی خدمت تعلیم اسلام کا سرمایہ ناز
ہے اس لئے اسلام نے عالمگیر اخوت کا اصول دنیا کے روبرو پیش کیا ہے (مسٹر حسنی ناٹرو)

۴۔ جدید علمی انکشافات میں یا اُن مسائل میں جن کو تم نے اپنے علم کے زور سے
حل کیا ہے۔ یا ہنوز وہ زیر تحقیق و نظر ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو تعلیمات قرآنی
کے مخالف ہے۔ ہم عیسائیوں نے عیسائیت کو علم و سائنس کے ہم آہنگ و ہم نشین بنانے
میں اب تک جتنی کوششیں کی ہیں اسلام و قرآن میں سب کچھ پہلے ہی سے موجود ہے۔
(لائف آف محمد مصنفہ الکس لازوان)

۵۔ مسٹر جیرڈسن نے "قانون ازالۂ غلامی انڈیا کونسل میں پیش کرتے وقت
سنہ ۱۸۱ء میں کہا تھا غلامی کی مکروہ رسم اٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہند و شاستر
کو قرآن سے بدل دیا جائے۔

۶۔ وہ (یعنی قرآن شریف) افریقہ کے حبشیوں کے دلوں میں تہذیب و شائستگی
کی روح پھونکنے سول گورنمنٹ کا نظام اور حدود و عدالت کے قائم کرنے میں بڑا معاون
ثابت ہوا ہے اس نے ان میں ایسا نظام تہذیب و تمدن پیدا کیا ہے جو ان اقوام
میں مفقود ہے جہاں ابھی تک اسلام کا قدم نہیں پہنچا۔ لوگوں کے فوائد و اغراض
کے لئے نہایت ضروری ہے کہ حکومت برطانیہ اس کو قائم رکھکر اس کو مفید [illegible] اور

طاقتور بنانے کی کوشش کرے۔ (مسٹر اے ڈی مارل)

پس اے غافل مسلمانو! اگر واقعی تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو بس تمہارے سامنے قرآن مجید کا کام موجود ہے، حکومت کو توجہ دلاؤ، اسکول و کالج اور یونیورسٹیوں میں اس کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام کرو جیسا کہ مسلم یونیورسٹی، جامعہ ملیہ دہلی اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کے نصاب تعلیم میں اول سے لیکر آخر تک تحصیل سے لے کر نوجوانوں کی جماعت تک میں قرآن کی معنی و مطلب کے ساتھ تعلیم کو عام اور لازمی کرادو۔

انجمنوں کے مقاصد میں اس کو داخل کراؤ، اخبارات و رسائل کے مدیروں سے مقالات سپرد قلم باؤ، مضمون نگاروں اور شعراء سے نظم و نثر مضامین لکھواؤ، معلمین و مبلغین مقرر کرو۔ اس کے حیرت سے کرو۔ اس کے متعلق تدابیر سوچو۔ مساجد اور گھروں میں اس کی با معنی تعلیم کا رواج دو۔ دیکھو قرآن کو غیر کیا سمجھ رہے ہیں اور تمہارا اس کے ساتھ کیا سلوک ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تمہارے متعلق تمہارے رسول (صلعم) خدا کے دربار میں شکایت فرمادیں۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا

قرآن اے قرآن

قرآن اے قرآن! تو اس ذات ہستی کی طرف سے ہے جس کی تھاہ آج تک کسی نے نہیں پائی۔

قرآن اے قرآن! تو نے روم کے عیسائیوں کو، افریقہ کے وحشیوں کو، عرب کے بدوؤں کو زمین سے آسمان پر اچھال دیا اور اگر تو نہ آتا تو قیامت تک ان کے اندر تبدیلی نہ ہوتی۔

قرآن اے قرآن! پھر میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تیری موجودگی میں مسلمان کیوں حیران و پریشان اور ذلیل و خوار ہیں؟؟؟

"مصلح"